بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۹۴ ۔ تار کا پتہ :۔ ڈیلی الفضل ربوہ

REGD. No. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

بروز سہ شنبہ

فی پرچہ پانچ پیسے

۴ شعبان ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ

سالانہ	۲۴ روپے
ششماہی	۱۳ "
سہ ماہی	۷ "
خطبہ نمبر	۵ "
بیرون پاکستان سالانہ	۴۵ "

جلد ۵۲/۱۷ | یکم صلح ۱۳۴۲ ہش یکم جنوری ۱۹۶۳ء | نمبر ۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۔ ۳۱ دسمبر بوقت ۸½ بجے صبح

پچھلے دنوں حضور کو عام طور پر ضعف اور بے چینی کی تکلیف رہی ۔ خصوصاً شام کو بے چینی زیادہ ہو جاتی رہی ۔ چند دن سے حضور کو دانتوں میں کچھ تکلیف تھی ۔ لہٰذا ۲۹/۱۲/۶۲ کو مکرم ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب اور مکرم ڈاکٹر شفیق صاحب نے حضور کے تین دانت جو خراب ہو چکے تھے نکال دیئے ۔

آج رات بفضلہ تعالیٰ نیند آ گئی ۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا افتتاحی پیغام

اسلام اور احمدیت کی اشاعت کی کوشش ہمیشہ جاری رکھو اور اپنے نمونہ سے لوگوں کو احمدیت کی طرف مائل کرو

مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۶۲ء کو جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے افتتاح کے موقعہ پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا جو روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا اس کا مکمل متن درج ذیل کیا جاتا ہے ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

برادران جماعت احمدیہ!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے

کہ اس نے ہمیں اپنی زندگیوں میں ایک بار پھر آپس میں ملنے اور اپنے ذکر کو بلند کرنے کے لئے اس اجتماع میں شامل ہونے کی توفیق بخشی ۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے فضل سے آپ لوگوں کا یہاں آنا مبارک کرے اور جس مقصد کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جلسہ کی بنیاد رکھی ہے اس کو پورا کرنے کی آپ کو توفیق عطا فرمائے

آپ لوگ یاد رکھیں

ہمارا یہ جلسہ دنیوی میلوں کا رنگ نہیں رکھتا بلکہ خالص دینی مقاصد کو ترقی دینے اور باہمی [illegible] اور محبت بڑھانے کے لئے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے اس لئے ان ایام کو [illegible] نہ کریں بلکہ ان سے ایسے رنگ میں فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں کہ جب آپ [illegible] جائیں تو اپنے دلوں میں محسوس کریں کہ آپ کے ایمان اور آپ کے اخلاص اور آپ کے علم اور آپ کے عمل میں ایک نمایاں ترقی ہوئی ہے اور آپ کی روحانیت باطنی پاکیزگی میں اضافہ ہوا ہے ۔ اگر آپ اس جلسہ سے یہ فائدہ اٹھا لیں تو آپ کامیاب ہو گئے اور اگر آپ لوگ اپنے اندر کوئی تغیر محسوس نہ کریں تو آپ کو اپنے اعمال کا محاسبہ کرنا چاہیئے ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تو یہاں فرمایا ہے کہ جس شخص کے دو دن بھی نیکی کے لحاظ سے برابر رہے وہ گھاٹے میں رہا ۔ اور آپ کے لئے تو جلسہ کے تین دن رکھے گئے ہیں ۔ اگر ان تین دنوں میں بھی آپ کے اندر کوئی تغیر پیدا نہ ہو تو آپ سمجھ سکتے ہیں کہ آپ کتنے بڑے گھاٹے میں رہیں گے ۔ پس یہ ایام بہت زیادہ فکر کے ساتھ بسر کریں اور اٹھتے بیٹھتے دعاؤں اور ذکر الٰہی پر زور دیں تقریروں سے فائدہ اٹھائیں اور سلسلہ کی ضروریات کا علم حاصل کر کے ان میں حصہ لینے کی کوشش کریں ۔

مجھے افسوس ہے کہ میں بیماری کی وجہ سے جلسہ میں شامل نہیں ہو سکا لیکن میرا یہ پیغام ہے جو آپ لوگ یاد رکھیں کہ دنیا کی نجات اس وقت آپ لوگوں سے وابستہ ہے اس لئے اشاعتِ اسلام اور اشاعتِ احمدیت کی ہمیشہ کوشش کرتے رہیں اور اپنے نمونہ سے لوگوں کے دلوں کو احمدیت کی طرف مائل کریں ۔ جس طرح ہر مغز اپنے ساتھ ایک قشر رکھتا ہے اسی طرح اشاعتِ اسلام کا کام بھی جہاں ظاہری جدوجہد سے تعلق رکھتا ہے جو اس کا ایک جسم ہے وہاں اس کا مغز اور اس کی روح وہ اخلاص اور تبتل الی اللہ ہے جو ایک سچے مومن کے اندر پایا جاتا ہے اور جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی تائید آسمان سے نازل ہوتی ہے جس طرح قربانیوں کا گوشت اور خون خدا تعالیٰ کو نہیں پہنچتا بلکہ دل کا اخلاص اور تقویٰ خدا تعالیٰ تک پہنچتا ہے ۔ اسی طرح صرف ظاہری جدوجہد خدا تعالیٰ کے حضور مقبول نہیں ہوتی بلکہ وہ جدوجہد مقبول ہوتی ہے جس میں تقویٰ اور

اخلاص اور روحانیت کی چاشنی

بھی موجود ہو اور جس شخص کے اندر سچا اخلاص اور تقویٰ پایا جائے اس کے جوارح پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے اور وہ دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جاتا ہے ۔ جب لوگ اسے دیکھتے ہیں تو وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ بظاہر دیکھنے میں تو یہ شخص بھی ہماری طرح ہی ہے لیکن اس کے اخلاق ہم سے اعلیٰ ہیں ۔ اس کی عادات ہم سے بہتر ہیں ۔ اس کے اندر نماز اور روزہ اور دعاؤں اور صدقات کا زیادہ شغف پایا جاتا ہے اور یہ ہر قسم کے رذائل سے بچنے کی کوشش کرتا ہے ۔ اگر یہ شخص اپنے اندر ایک نیک اور پاک تغیر پیدا کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے تو ہم کیوں کامیاب نہیں ہو سکتے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے وہ بھی احمدیت کو قبول کر لیتے ہیں ۔ کیونکہ فطرتی طور پر ہر انسان پاکیزگی کا خواہشمند ہے صرف بیرونی علائق اور روکیں ہی ہیں جو اسے خدا تعالیٰ سے دور رکھتی ہیں ۔ لیکن جب کوئی نیک نمونہ اس کے سامنے آ جاتا ہے تو اس کی خوابیدہ فطرت بیدار ہو جاتی ہے اور وہ بھی دنیوی علائق کو توڑ کر اللہ تعالیٰ کے

آستانہ کی طرف جھک جاتا ہو اس سے سچا تعلق پیدا کر لیتا ہے۔ پس احمدیت پھیلانے کے لئے اپنا نیک نمونہ لوگوں کے سامنے پیش کرو اور ان کی ہدایت سے کبھی مایوس نہ ہو تمام دل اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہیں اور وہ جب چاہے تغیر پیدا کر دیتا ہے
دیکھو فتح مکہ تک تمام عرب کفر و شرک میں گرفتار تھا مگر ادھر مکہ فتح ہوا اور ادھر

اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دل کھول دیئے

اور وہ جوق در جوق اسلام میں شامل ہونے لگ گئے یہاں تک کہ وہ ہند بنتِ عتبہ جس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہؓ کا کلیجہ تک نکلوایا تھا وہ بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئی اور جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے یہ اقرار لیا کہ کہو ہم شرک نہیں کریں گی تو ہند جو ایک دلیر عورت تھی فوراً بول اٹھی کہ یا رسول اللہ! کیا اب بھی ہم شرک کریں گی آپ اکیلے اور بے یار و مددگار تھے کوئی جماعت آپ کے ساتھ نہ تھی کوئی ہتھیار آپ کے پاس نہ تھے اور دوسری طرف سارا مکہ تھا اور بڑے بڑے سردار آپ کے مقابلہ میں تھے مگر آپ کا خدا جیتا اور ہمارے بت ہار گئے کیا اتنا بڑا نشان دیکھنے کے بعد بھی ہم بت پرستی کر سکتی ہیں۔؟ اب دیکھو ہند بنت عتبہ کتنی شدید دشمن تھی مگر پھر کس طرح ایک دن سچے دل سے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئی۔
اسی طرح ایک اور شخص کا واقعہ ہے جو غزوہ حنین سے تعلق رکھتا ہے۔

جب حنین کی جنگ ہوئی

تو مکہ کے ہزاروں نو مسلم بھی اس جنگ میں شریک ہو گئے مگر چونکہ ایمان ابھی ان کے دلوں میں راسخ نہ تھا اس لئے جب دشمن نے تیروں کی بوچھاڑ کی تو سب سے پہلے مکہ کے نو مسلم میدان جنگ سے بھاگے اور ان کے بھاگنے کی وجہ سے صحابہؓ کی سواریوں کے قدم بھی اکھڑ گئے اور انھوں نے بھی میدان جنگ سے بھاگنا شروع کر دیا جب صحابہؓ نے یہ حالت دیکھی تو انھوں نے بڑی سختی سے اپنی سواریوں کو روکنا شروع کیا مگر وہ اتنی خوف زدہ تھیں کہ ذرا باگ ڈھیلی ہوتی تو وہ پھر پیچھے کو دوڑ پڑتیں
اس جنگ میں ایک وقت ایسا آیا جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد صرف چند صحابہ رہ گئے اس وقت ایک شخص جو دل سے کافر تھا اور صرف اس لئے جنگ میں شامل ہوا تھا کہ مجھے موقعہ ملا تو میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دوں گا اس نے جب دیکھا کہ اس افراتفری کی وجہ سے میدان خالی پڑا ہے تو اس نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھا اور اپنی تلوار کھینچ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھنے لگا۔

وہ شخص خود بیان کرتا ہے

کہ جب میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب ہونا شروع ہوا تو مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میرے اور آپ کے درمیان آگ کا ایک شعلہ بھڑک رہا ہے اور قریب ہے کہ وہ مجھے بھسم کر دے اتنے میں مجھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز سنائی دی کہ شیبہ میرے قریب ہو جا۔ جب میں آپ کے قریب گیا تو آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر پھیرا اور فرمایا اے خدا! شیبہ کو ہر قسم کے شیطانی خیالات سے نجات دے
شیبہ کہتا ہے کہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پھیرنا تھا کہ تمام شیطانی خیالات یکدم میرے دل سے نکل گئے اور یا تو میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کی نیت سے آگے بڑھا تھا اور یا یہ کیفیت ہوئی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ پیارے نظر آنے لگے پھر آپ نے فرمایا شیبہ آگے بڑھو اور دشمن سے لڑو تب میں آگے بڑھا اور میں نے دشمن سے لڑائی شروع کر دی اور میں اتنے جوش کے ساتھ لڑا کہ خدا کی قسم اگر اس وقت میرا باپ بھی میرے سامنے آتا تو میں اس کے پیٹ میں اپنا خنجر گھونپ دیتا اور اس کے مارنے سے قطعاً دریغ نہ کرتا
پس مشکلات کو دیکھ کر کبھی گھبراؤ نہیں اللہ تعالےٰ نے

احمدیت کی فتح

مقدر کر رکھی ہے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے ایک وقت آئے گا کہ خدا اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادۃ برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی
بے شک لوگ ہمیں پیغام حق پہنچانے کی وجہ سے تنگ کر سکتے ہیں ہمیں گالیاں دے سکتے ہیں ہمیں اپنے مظالم کا نشانہ بنا سکتے ہیں لیکن وہ ہمارے سلسلہ کو نہیں مٹا سکتے۔ کیونکہ خدا اس کی دائمی زندگی کا عرش سے فیصلہ کر چکا ہے اور جو چیز خدا نے ہمیں دے دی اسے کوئی انسان ہم سے چھیننے کی طاقت نہیں رکھتا پس احمدیت کو پھیلانے کی جد و جہد جاری رکھو اور اپنی نسلوں در نسلوں کو وصیت کرتے چلے جاؤ کہ انھوں نے

احمدیت کو ساری دنیا میں پھیلانا ہے۔

بے شک یہ بہت بڑا کام ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس وقت ہماری جماعت کے ہاتھوں سے یہ کام لینا چاہتا ہے پس مبارک ہے وہ جس نے یہ کام سرانجام دیا اور افسوس اس پر جو اس کام کے لئے آگے نہ بڑھا اور اس نے یہ قیمتی موقع ضائع کر دیا۔
اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ لوگوں کو اس بابرکت اجتماع سے ہر رنگ میں فائدہ اٹھانے اور اپنے اندر ایک نیک اور پاک تغیر پیدا کرنے کی توفیق بخشے تاکہ اسلام کی اشاعت کا کام جو صرف ہماری زندگیوں تک محدود نہیں بلکہ قیامت تک آنے والی نسلوں تک ممتد ہے وہ پوری شان کے ساتھ سرانجام پائے اور ہم اللہ تعالےٰ کی رضا کے وارث ہوں۔

آمین یا ربّ العٰلمین

خاکسار
مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی) ۶۲/۱۲/۲۵

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳۱ دسمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

"کمر میں درد ہے اور دل میں بھی تکلیف ہے ویسے
عام طبیعت نسبتاً بہتر ہے"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین!

—(جماعت احمدیہ کا اکہتر وال جلسہ سالانہ بقیہ صفحہ)—

نے دنیا کے مختلف علاقوں میں اشاعت اسلام کے ایمان افروز حالات بیان کیے
دن اور رات اہم دینی موضوعات پر تقاریر سننے اور ذکر الٰہی میں مصروف رہنے کے باوجود ان ہر دو اجلاسوں میں بھی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے
مورخہ ۲۷ دسمبر کو صبح ساڑھے دس بجے سے پون بجے تک مکرم مولنا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد کی زیر صدارت ایک سیمینار منعقد ہوا جس میں نظارت اصلاح و ارشاد کی دعوت پر علاقائی اور ضلع وار امراء اور مربیان سلسلہ نے شرکت کی اس سیمینار میں نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے ملک میں عیسائی مشنریوں کی سرگرمیوں اور عیسائیت کی ترقی کے متعلق ایک تفصیلی رپورٹ پیش کی گئی جس پر مفصل بحث ہوئی اور عیسائی مشنریوں کی سرگرمیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے متعدد تجاویز پیش کی گئیں، بالآخر ان تجاویز کے عملی پہلو کا جائزہ لینے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی۔ جس کے حسب ذیل ممبران مقرر ہوئے
(۱) مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی
(۲) مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب
(۳) مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب
(۴) مکرم مولوی محمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ مشرقی پاکستان (۵) مکرم میاں محمود احمد صاحب ناظر (۶) مکرم مولوی احمد خان صاحب نسیم
الغرض جلسہ سالانہ میں ہزاروں ہزار احباب کو ربانی باتوں کے اذکار مقدس سننے اور دن اور رات اجتماعی ذکر الٰہی میں مصروف رہنے کے انمول مواقع میسر آئے جن کے زیر اثر وہ تعلق باللہ کی ایک [illegible] لگن اور خدمتِ دین کا ایک نیا جوش اور نیا عزم اور نیا ولولہ لے کر اپنے گھروں کو اس حالت میں واپس لوٹے کہ وہ [illegible] نعمتوں سے مالا مال اور نہایت درجہ [illegible] حال تھے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک
(جلسہ سالانہ کی کسی قدر مفصل روئداد آئندہ اشاعتوں میں ملاحظہ فرمائیں)

درخواست دعا

مکرم ملک مبارک احمد خان صاحب ایمن آبادی پچھلے دنوں لاری کے ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے تھے۔ آپ آجکل گوجرانوالہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت خاص توجہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے مکرم ملک صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

تلاش گمشدہ

عزیزم سلیم احمد شاد ابن برادرم شیخ [illegible] صاحب ایڈووکیٹ ہائیکورٹ و سپریم کورٹ لا[illegible] عرصہ ایک سال سے مفقود الخبر ہے اس کی [illegible] میں موجودگی سنی جاتی ہے احباب جماعت سے مخلصانہ درخواست ہے کہ عزیز مذکور کا پتہ کر کے ہمیں اطلاع دے کر مشکور فرمائیں۔
(محمد بہاؤالدین صدر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ)

خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے

ربوہ کی مقدس سرزمین میں جماعت احمدیہ کے ۷۱ ویں جلسۂ سالانہ کا انعقاد

اسلام اور احمدیت کے قریباً نوّے ہزار فدائیوں کا عظیم الشّان اجتماع ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کا پُرکیف منظر

خدائی وعدوں کے عین مطابق تائید و نصرتِ الٰہی کے خاص نشانوں کا مہتم بالشّان ظہور

دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کی غیر معمولی کثرت کے علاوہ ایمان و یقین اور معرفت کو ترقی دینے والے حقائق و معارف کا ولولہ انگیز بیان

ربوہ ـــــ جماعت احمدیہ پاکستان کا ۷۱ واں جلسہ سالانہ جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے اور جس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے ربوہ کی مقدس سرزمین میں ۲۶ دسمبر ۱۹۶۲ء کو صبح سوا نو بجے شروع ہو کر تین دن تک جاری رہنے کے بعد آئندہ سال پھر انعقاد پذیر ہونے کے لئے مؤرخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء کو چار بجے سہ پہر نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اس مقدس و مبارک موقع پر نہ صرف ملک کے کونے کونے سے بلکہ دنیا کے دور و دراز ممالک سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے قریباً نوّے ہزار فدائی اپنے مرکز میں دیوانہ وار کھنچے چلے آئے۔ اس طرح وہ خدائی وعدوں کے عین مطابق تائید و نصرتِ الٰہی کے خاص نشانوں کے مہتم بالشان ظہور نیز ایمان و یقین اور معرفت کو ترقی دینے والے حقائق و معارف سے غیر معمولی طور پر مستفیض ہوئے پھر انہیں دعاؤں۔ ذکرِ الٰہی اور انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں ہر آن اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز رہ کر اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے انمول مواقع میسّر آئے ـــــ ایسے مواقع کہ جن میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنی طرف کھینچتا، انہیں اپنے لئے قبول کرتا اور پاک تبدیلی ان میں بخشتا ہے اور ہر قسم کے ہم و غم دور فرما کر اور ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کر کے ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیتا ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

خدائی وعدوں کا مہتم بالشّان ظہور

ہمارے الٰہی جلسہ سالانہ کا سب سے بڑا اور سب سے نمایاں امتیاز جو اسے تمام دوسرے جلسوں اور اجتماعوں سے ممتاز کرنیوالا ہے یہ ہے کہ اس کی بنیاد خدائی حکم اور اس کے منشاء کے مطابق رکھی گئی ہے اور خدا نے خود اسے عظیم الشان برکتوں سے نوازا ہے اور سال بہ سال اس کے بڑھنے اور پھیلنے کی بشارت دی ہے اور مسیح پاک علیہ السلام کے الہام یاتون من کل فج عمیق و یاتیک من کل فج عمیق کا اسے مصداق ٹھہرایا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال پھر جلسہ سالانہ کے موقع پر یہ خدائی وعدہ نہایت آب و تاب اور پہلے سے بھی بڑھ کر شان کے ساتھ پورا ہوا شمع احمدیت کے پروانے مسیح پاک علیہ السلام کی اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے جو حضور علیہ السلام نے آج سے ۷۱ سال قبل بلند کی تھی امسال بھی ذوق و شوق اور ولولہ عشق کے بے پناہ جذبے سے سرشار ہو کر اس کثرت سے اپنے مرکز میں کھنچے چلے آئے کہ ان کے چلنے سے فی الواقعہ راستے گھِسے ہو ہو گئے۔ اور ربوہ کی بستی مہمانوں کی غیر معمولی کثرت لاریوں اور اسپیشل ٹرینوں کے علاوہ موٹر کاروں کی ہر آن جاری رہنے والی آمد و رفت نیز سڑکوں گزرگاہوں اور بازاروں کی ترقی پذیر رونق اور سج دھج کے باعث ایک بہت ہی گنجان آباد، زندگی اور گہما گہمی سے معمور ترقی یافتہ شہر کا منظر پیش کرنے لگی ہر طرف رونق ہی رونق تھی اور ہر سمت ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کے پُرکیف منظر سے آنکھیں دوچار ہو رہی تھیں۔ ہر چند کہ امسال بعض نئی عمارتوں کی تعمیر کے باعث پہلے کی نسبت رہائش اور قیام کی زیادہ گنجائش موجود تھی لیکن یہ گنجائش ناکافی ثابت ہوئی اور بعض جماعتوں کے احباب کو ٹھہرانے کے لئے فوری طور پر انتظام کرنا پڑا اور اس طرح وسّع مکانک کا خدائی حکم اور اس کی تعمیل معجزانہ رنگ میں ایک دفعہ پھر ظہور میں آئی۔

لنگر خانوں سے تقسیم ہونے والے کھانے پرائیویٹ رہائش گاہوں میں قیام و طعام کا انتظام کرنیوالوں، خورد و نوش کے لئے کثیر التعداد ہوٹلوں کی طرف رجوع کرنے والوں، جلسے کے انتظام کو چلانیوالے کارکنوں اور مقامی باشندوں کے اعداد و شمار سے جو اندازہ لگایا گیا ہے اس کی رو سے امسال اسلام و احمدیت کے قریباً نوّے ہزار فدائیوں نے جن میں مرد عورتیں اور بچے سب شامل تھے اس میں شریک ہو کر خدائے واحد کے نام کی تقدیس بلند کرنے اور اجتماعی عبادات اور ذکرِ الٰہی کی برکات سے متمتع ہونے کی عظیم الشان سعادت حاصل کی۔ یہ تعداد گذشتہ سال شامل ہونیوالے مہمانوں کی تعداد سے چار پانچ ہزار کے قریب زیادہ ہے۔ اس طرح خدائے بزرگ و برتر نے یاتون من کل فج عمیق کا وعدہ ایک دفعہ پھر پہلے سے بھی بڑھ کر شان کے ساتھ پورا کر دکھایا اور دنیا پر ایک دفعہ پھر آشکار کر دیا کہ خدا کے مسیح نے اس زمانہ میں باذن اللہ جن مُردوں کو زندہ کیا تھا اب ان پر کبھی موت وارد نہیں ہو سکتی مسیح محمدی کے انفاس قدسیہ نے انہیں وہ زندگی عطا کی ہے جو حیاتِ جاودانی کا درجہ رکھتی ہے۔ اس نے خدائی حکم کے ماتحت ثم ادعھن یاتینک سعیا کا عملاً جو نظارہ دکھایا تھا سال بہ سال ہی اس کا پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ اعادہ ہوتا چلا جائے گا اور وہ مسیح محمدی کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر کے ایک دنیا کو حق کی طرف کھینچ لانے کا موجب بنتا چلا جائے گا تا آنکہ اسلام پوری دنیا پر غالب آجائے اور تمام کرۂ ارض پر اسی طرح آسمانی بادشاہت قائم ہو جائے جس طرح کہ وہ آسمان پر ہے۔

خدا کی تیار کی ہوئی قومیں

پھر جلسہ سالانہ کے تعلق میں خدا نے مسیح پاک کے ذریعہ خبر دی تھی کہ "خدا نے اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"۔ سو اس میں کیا شک ہے کہ امسال بھی ہمارے جلسہ سالانہ میں صرف مشرقی اور مغربی پاکستان کے کونے کونے سے ہی لوگ شریک نہیں ہوئے بلکہ دنیا کے دور دراز ممالک سے بھی لوگ اس کی عظیم الشان برکات سے بہرہ اندوز ہونے کے لئے یہاں کھنچے چلے آئے۔ کوئی دنیوی مصروفیت اور سمندر پار کے انتہائی طویل سفر کی صعوبت بھی ان کی راہ میں روک ثابت نہ ہو سکی۔ وہ آئے اور دیوانہ وار آئے اور والہانہ انداز میں دلوں کی گہرائیوں سے لبیک لبیک کی صدائیں بلند کرتے ہوئے آئے۔ جلسہ میں مغربی پاکستان کے ہزاروں ہزار احباب اور مشرقی پاکستان کے متعدد دیگر احباب کے علاوہ مکرم مولوی محمد صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ مشرقی پاکستان اور مکرم سیّد اعجاز احمد صاحب مربی سلسلہ جماعت مشرقی پاکستان بھی شریک ہوئے۔ پھر ربوہ میں تعلیم حاصل کرنے والے غیر ملکی طلبہ (جن میں مشرقی افریقہ، سیرالیون، نائیجیریا، امریکہ، چین، انڈونیشیا اور مارشیس کے طلبہ شامل ہیں) کے علاوہ کویت، عدن، مشرقی افریقہ، سیرالیون، جرمنی اور سکنڈے نیویا کے بہت سے احباب نے بھی امسال جلسہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ چنانچہ عدن کے ڈاکٹر شیخ عبد اللطیف صاحب جنرل سیکرٹری جماعتِ احمدیہ عدن، السید احمد الشبوطی مع اہل و عیال، السید محمود الشبوطی مع اہل و عیال اور محمد اشرف صاحب ابن محترم ڈاکٹر محمد احمد صاحب مرحوم آف عدن اس موقع پر ربوہ تشریف لائے اور جلسہ کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوئے۔ اسی طرح کویت کے میاں فضل دین صاحب اور مظفر حسن صاحب بھی وہاں سے تشریف لائے اور جلسہ کی برکات سے مستفیض ہونے کی سعادت حاصل کی۔ نیز مشرقی افریقہ کے سید محمد اقبال شاہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نیروبی۔ میاں عبد الرحمٰن صاحب قریشی آف کینیا کالونی، مرزا عطاء الرحمٰن صاحب آف مگاڈی کینیا کالونی مع اہلیہ صاحبہ، سید محمد سرور شاہ صاحب ایم۔ اے آف لنڈی ٹانگانیکا مع اہل و عیال، ڈاکٹر ظفر محمود صاحب ڈار آف ٹبورا مع اہل و عیال، میر ضیاء اللہ صاحب آف ٹبورا، محمد اصغر صاحب لون آف دار السلام

مع اہل وعیال اور افتخار احمد صاحب ایاز آف دار السلام مع اہل وعیال کو بھی ربوہ تشریف لا کر جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کی غیر معمولی سعادت نصیب ہوئی۔ مزید برآں مارشیس کے جناب احمد یداللہ صاحب اور شمشیر سوکیہ صاحب کو بھی جلسہ کی عظیم الشان برکات سے بہرہ ور ہونیوالے خوش نصیب احباب میں شمولیت کا فخر حاصل ہوا نیز مبلغ سیرالیون مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ سکنڈے نیویا مکرم سید کمال یوسف صاحب مبلغ جرمنی مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب اور لندن کے مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب بھی قریب زمانہ میں ان ممالک سے ربوہ واپس تشریف لا کر جلسہ کی برکات سے بہرہ اندوز و فائز المرام ہوئے۔ پھر اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب بھی جو انہی دنوں امریکہ سے پاکستان واپس تشریف لائے تھے مورخہ ۲۶ر دسمبر کو ربوہ تشریف لائے اور جلسہ میں شمولیت کی سعادت سے بہرہ مند ہوئے۔ آپ جلسہ میں شمولیت کے بعد مورخہ ۲۸ر دسمبر کی شام کو واپس تشریف لے گئے۔ اس لحاظ سے ہمارے جلسہ سالانہ کا یہ اجتماع دور و دراز ممالک سے آئے ہوئے احباب اور دنیا کی مختلف قوموں اور مختلف نسلوں سے تعلق رکھنے والے اسلام اور احمدیت کے ہزاروں ہزار فدائیوں پر مشتمل تھا اور ان قوموں کا ایک نمائندہ اجتماع تھا جنہیں خدا تعالیٰ دنیا کے دور و دراز علاقوں میں اس سلسلہ میں شامل ہونے کے لئے تیار کر رہا ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

دعاؤں ذکر الٰہی اور انابت الی اللہ کا روح پرور ماحول

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب ۱۸۹۱ء میں جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی تو اس کی ایک غرض یہ بیان فرمائی کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالتِ انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولۂ عشق میں ترقی ہو چنانچہ اس لحاظ سے امسال بھی جلسہ سالانہ خصوصی عبادات، دعاؤں اور اجتماعی ذکر الٰہی کے انمول مواقع بہم پہنچانے کا موجب بنا۔ چنانچہ ہزاروں ہزار احباب نے جلسہ کے مبارک ایام میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور پیغامات اور اہم دینی و علمی موضوعات پر علمائے سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر سننے کے علاوہ راتیں بیداری اور اللہ تعالیٰ کے حضور آہ وزاری میں بسر کیں مسجد مبارک میں ہر شب باقاعدگی اور التزام کے ساتھ باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی۔ آخر شب چار بجے شب سے ہی مسجد مبارک میں جوق در جوق نمازیوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو جاتا اور یوں معلوم ہوتا کہ اللہ والوں کا یہ سارا شہر ہی نیند سے بیدار ہو کر ذکر اللہ کی خاطر مسجد کی طرف دوڑ پڑا ہے۔ نمازیوں کی کثرت کے باعث ساری مسجد میں کیا مسقف حصہ اور کیا صحن کہیں تل دھرنے کو جگہ نظر نہ آتی۔ ۲۶ر اور ۲۷ر دسمبر کی درمیانی شب بارش اور شدید سرد اور تیز ہوا کے باعث مسجد کے صحن میں شامیانے بھی نہ لگ سکے تھے پھر بھی نمازیوں کے ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کا یہ عالم تھا کہ انہیں سُن کر دینے والی اس شدید سردی کے عالم میں مسجد کے سیمنٹ سے تیار شدہ یخ بستہ صحن میں ہی نماز ادا کرنے میں کوئی دقت یا تردد محسوس نہ ہوا اور وہ کمال درجہ محویت اور استغراق کے عالم میں باجماعت نماز تہجد ادا کرنے میں معروف رہے یوں معلوم ہوتا تھا کہ یاد الٰہی میں محویت کے باعث یہ مردانِ خدا ہر قسم کی تکلیف کے احساس سے یکسر عاری ہیں۔ جلسہ کے تینوں دن ہر شب نماز تہجد کے دوران رکوع کے بعد حالتِ قیام اور سجدوں میں دنیا بھر میں غلبۂ اسلام اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی کامل و عاجل صحتیابی کے لئے نہایت درد و سوز اور خشوع وخضوع کے ساتھ دعائیں کی گئیں نماز تہجد کے بعد مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی اقتداء میں باجماعت نماز فجر ادا کی جاتی جس کے بعد مکرم مولانا شمس صاحب قرآن مجید کا درس دیتے۔ ہزاروں احباب انتہائی شدید سردی کے باوجود کمال درجہ اشتیاق اور محویت کے عالم میں قرآنی حقائق و معارف کے اس ایمان افروز درس سے مستفیض ہوتے رہے آخری روز صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جذبہ عشق میں سرشار ہو کر نہایت ایمان افروز روایات بیان کیں جنہیں سُنکر احباب پر عجیب محویت اور اہتزاز کا عالم طاری ہوا۔ روزانہ ہی صبح ہر روز درسِ قرآن مجید سے مستفیض ہونے کے بعد احباب جوق در جوق مقبرہ بہشتی جا کر حضرت اماں جان نور اللہ مرقدہا کے مزار مقدس اور دیگر وفات یافتہ بزرگوں کی قبروں پر دعائیں مانگتے رہے اور اس طرح بہشتی مقبرہ جلسہ سالانہ کے ایام میں مرجع خواص و عوام بنا رہا۔ وہاں دعائیں کرنے کے بعد احباب اپنی اپنی قیام گاہوں میں واپس آکر کھانا کھانے کے بعد ساڑھے آٹھ بجے صبح سے ہی جلسہ گاہ میں جمع ہونے شروع ہو جاتے اور پھر قریباً شام تک اہم علمی اور دینی موضوعات پر علمائے سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر سننے میں مشغول رہتے حتیٰ کہ ظہر اور عصر کی نمازیں بھی جلسہ گاہ میں ہی باجماعت ادا کی جاتی رہیں۔ الغرض جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں دن اور رات ربوہ کا شہر اور اس کا ماحول اجتماعی ذکر الٰہی سے گونجتا رہا اور اس میں اس کثرت سے ذکر الٰہی بلند ہوا کہ ربوہ کی مقدس سرزمین ہزاروں ہزار مومنین کی سجدہ گاہ بنی رہی۔

ایمان و یقین اور معرفت کو ترقی دینے والے حقائق و معارف کا بیان

جلسہ سالانہ کے ایام میں دن کے اوقات میں حسب معمول چھ اجلاس منعقد ہوئے جن میں ہزاروں ہزار احباب کو بزرگان سلسلہ اور علمائے کرام کی زبانی ایمان و یقین اور معرفت کو ترقی دینے والے حقائق و معارف سننے کے انمول مواقع میسر آئے۔ ہر چند کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز علالت کے باعث اجلاسوں میں تشریف لا کر احباب سے خطاب نہیں فرما سکے۔ تاہم حضور نے ازراہِ شفقت جو افتتاحی تقریر اور اختتامی خطاب ہر دو خود لکھوا کر ارسال فرمائے۔ جنہیں حضور کی زیر ہدایت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے اپنی علالت اور ناسازیٔ طبع کے باوجود علی الترتیب پہلے اور آخری اجلاس میں نہایت پُر درد آواز میں پڑھ کر سنایا۔ احباب نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی املا کردہ ان ہر دو تقاریر کو انتہائی ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کے عالم میں سنا یا اور کمال درجہ محویت کی حالت میں حضور کی ان تقاریر کو سماعت کرتے وقت ان پر وارفتگی کا ایسا عالم طاری رہا ہوا کہ فضا بار بار نعرہ ہائے تکبیر اور حضرت فضل عمر زندہ باد اور احمدیت زندہ باد کے پُرجوش نعروں سے گونج اٹھتی تھی۔ آخری اجلاس میں حضور کا اختتامی خطاب پڑھ کر سنانے کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے احباب کو ایک مختصر دعائیہ خطاب سے نوازا۔ اور پھر جلسہ کے اختتام کا اعلان کرنے سے قبل ایک نہایت پُرسوز لمبی دعا کرائی۔ جو اپنے اثر و جذب اور قلوب و اذہان کو ایک نئی جلا اور روحوں کو ایک نئی تازگی عطا کرنے کے لحاظ سے ایک خاص شان کی حامل تھی۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہر دو روح پرور تقاریر کے علاوہ علالت طبع کے باوجود حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے امسال بھی "ذکر حبیب" کے موضوع پر احباب کو ایک مبسوط اور ایمان افروز مقالہ سے نوازا۔ اپنی موجودہ علالت کے باعث آپ خود تشریف لا کر یہ ایمان افروز مقالہ نہیں پڑھ سکے چنانچہ آپ کی زیر ہدایت مورخہ ۲۸ر دسمبر کو اختتامی اجلاس کے اوائل میں حضرت کے بیٹے کی معاونت محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ نے فرمائی۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نہایت پُرشوکت انداز میں اسے پڑھ کر سنایا۔ اس تقریر کا سلسلہ قریباً پونے دو گھنٹے تک جاری رہا۔ احباب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ کے اذکار مقدس کو نہایت درجہ محویت کے عالم بیٹھے سنتے اور سر دھنتے رہے اور فضا بار بار نہایت پرجوش اسلامی نعروں سے گونجتی رہی۔

علاوہ ازیں دیگر اجلاسوں میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس مکرم مولانا ابو العطاء صاحب مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب مکرم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب مکرم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب، مکرم مولوی محمد صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ مشرقی پاکستان مکرم مولوی محمد صادق صاحب مبلغ ملایا مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف اور مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب مبلغ جرمنی نے اہم علمی، دینی اور تربیتی موضوعات پر نہایت ٹھوس مدلل اور ایمان افروز تقاریر فرمائیں جو احباب کے لئے بہت ازدیاد علم اور ازدیاد ایمان کا موجب ثابت ہوئیں اور ان میں ایمان و یقین اور معرفت کو ترقی دینے کا باعث بنیں۔

جلسہ کے ان چھ اجلاسوں کے علاوہ جو پروگرام کے مطابق جلسہ کے تینوں روز دن کے مقررہ اوقات میں منعقد ہوئے رات کے وقت بھی مختلف اوقات میں دو نہایت اہم اجلاسوں کا انعقاد عمل میں آیا ان میں سے ایک اجلاس مورخہ ۲۶ر دسمبر کو ۷ بجے شب مسجد مبارک میں مکرم میجر شمیم احمد صاحب نیشنل ایڈوائزر نیشنل ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں دنیا کی پچاس مختلف زبانوں میں تحریک جدید کے مقصد پر تقاریر ہوئیں نیز آخر میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی اس تقریر کا ریکارڈ بھی سنایا گیا جو حضور نے تحریک جدید کی اہمیت پر ۱۹۵۴ء کے جلسہ سالانہ میں فرمائی تھی اسی طرح مورخہ ۲۸ر دسمبر کی رات کو مجلس علمی جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام بھی مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیر صدارت ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں غیر ملکی طلباء اور متعدد بیرونی ممالک سے آئے ہوئے مبلغین اسلام

(باقی دیکھیے صلا پر)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔